میت کو قبرستان کے لئے کندھوں پر کیوں لے جاتے ہیں؟

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3008

تاریخ اجراء: 21 صفر المظفر 1446ھ / 27 اگست 2024ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

میت کی چارپائی کو کندھے پر رکھ کر قبرستان کیوں لے کر جاتے ہیں؟ اور اس کی دلیل کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

میت کی چارپائی کو کندھوں پر اٹھا کر لے جانا سنت ہے، اسی لئے مسلمان ایسا کرتے ہیں اور اس میں مسلمان میت کی تعظیم ہے، کہ اسے مسلمانوں کی ایک تعداد کندھوں پر اٹھا کر لے جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دین اسلام اپنے ماننے والوں کو جس طرح ان کی زندگی میں عزت و عظمت عطا فرماتا ہے اسی طرح مرنے کے بعد بھی ان کی تعظیم و توقیر کا درس دیتا ہے۔

مذکورہ حکم پر دلائل:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «من حمل جوانب السرير الأربع كفر الله عنه أربعين كبيرة“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو میت کی چارپائی کو چاروں جانب سے اٹھائے، اللہ کریم اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دے گا۔ (المعجم الاوسط، رقم الحدیث 5920، ج 6، ص 99، دار الحرمین، القاھرۃ)

ایک اور حدیث پاک میں ہے ”عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه: إذا اتبع أحدكم الجنازة فليأخذ بجوانب السرير الأربعة، ثم ليتطوع بعد أو يذر فإنه من السنة “ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی جنازہ کے ساتھ جائے تو (باری باری) چارپائی کے چاروں پایوں کو اٹھائے، پھر چاہے تو مزید اٹھائے یا چھوڑ دے، کیونکہ یہ سنت ہے۔ (السنن الکبری للبیھقی، رقم الحدیث 6834، ج 4، ص 30، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

محیطِ برہانی میں ہے:"ما روی ابن مسعود رضي اللہ عنہ أنہ قال: من السنّة أن تحمل الجنازة من جوانبها الأربع وعن عمر رضي اللہ عنہ أنہ كان يدور على الجنازة من جوانبها الأربع، ولأن عمل الناس اشتهر بهذه السنّة من غير نكير منكر وإنه حجة، ولأن المسارعة في حملها، والحمل بأربعة يكون أبلغ في المسارعة، وفيه تخفيف على الحاملين، وصيانة للميت عن السقوط، وتعظيم للميت بأن يحمله جماعة من المؤمنين على أعناقهم" ترجمہ: (اوپر ذکر کردہ حکم کی دلیل وہ حدیث پاک ہے) جو حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ جنازے کو چاروں جانب سے اٹھایا جائے اور حضرت عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ جنازے کی چاروں جانب گھومتے یعنی اٹھاتے تھے، اِسی سُنَّت پر آج تک لوگوں کا بغیر کسی اختلاف کے عمل جاری ہے اور یہ بھی شرعاً ایک دلیل ہے اور جنازہ اٹھانے میں ایک دوسرے سے سبقت کرنی چاہیے اور چاروں جانب سے اٹھانے میں مسابقت کی صورت زیادہ ہوگی، نیز اس میں اُٹھانے والوں کے لیے آسانی ہے، میت کے گِرنے سے حفاظت ہے اور میت کی تعظیم بھی زیادہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتی ہے۔ (المحیط البرھانی، فصل فی الجنائز، ج2، ص175، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net